غزل

بس ترا اِک اشارہ کافی ہے
مُجھ کو تیرا سہارا کافی ہے

دیکھا ہے جو کلوری پر میں نے
مُجھ کو وہ اِک نظارہ کافی ہے

داغِ ہستی سبھی مٹانے کو
بس ترے خوں کا دھارا کافی ہے

گر ہو شوقِ سفر نظر میں تو
رحتِ نو کو ستارا کافی ہے

جو کِیا ہے مجھے عطا تو نے
مُجھ کو وہ ہی کنارا کافی ہے